۲۷

پروفیسر سید علی محسن - عثمانیہ یونیورسٹی - حیدرآباد، دکن

یورپ میں اصلاحِ مذہب کی تحریکیں

افتراقِ عظیم اس بات میں کوئی شبہ نہیں کہ لوتھر کے پیام کی صدائے بازگشت یورپ میں دور دور تک سنی گئی۔ یہ ایک ایسی صدائے احتجاج تھی جس نے پورے براعظم میں ایک تہلکہ ڈال دیا۔ اس پیام کو ماننا اور نہ ماننا ایک جداگانہ بات ہے لیکن جس کسی نے یہ پیام سنا وہ غرقِ حیرت ہوگیا۔ کیا یہ سچ ہو سکتا ہے کہ دنیا نے ایک ہزار سال بہ ظاہر مسیحیت کے نام پر گمراہی میں گذار دیئے تھے؟ کیا کلیسا کی تعلیمات محض دھوکہ اور فریب تھیں؟ ایک ہزار سال تک کلیسا نے یورپ کے عوام کو جس جادہ پر گامزن رکھا تھا کیا وہ دینی گمراہی کا راستہ تھا؟ یہ عبادتیں، یہ دینی رسوم، یہ زہد و تقویٰ، یہ رہبانیت، یہ نفس کشی یہ خدا پرستی اور یہ الوہیت کے دعوے کیا یہ سب کلیسا کا رچایا ہوا ڈھونگ تھا۔

یہ تھے وہ سوالات جو لوتھر کے کلیسا پر پیہم حملوں کے بعد قدرتی طور پر ہر کسی کے دل میں پیدا ہوتے۔ جن لوگوں نے ان شکوک اور شبہات کو اپنے دل میں جگہ دی بالآخر وہ لوتھر کے پیرو ہو گئے۔ اور جو لوگ راسخ العقیدہ تھے انہوں نے اپنے کانوں میں انگلیاں دے لیں۔ لوتھر کو شیطان کا مرید جان کر اس پر لعنت و ملامت کی اور اپنے قدیم عقیدہ پر قائم رہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یورپ میں ایک عظیم افتراق دینی پیدا ہوگیا۔ یہ تو نہ ہو سکا۔ کہ قدیم کلیسا کی ساری عمارت مسمار ہو کر رہ جاتے۔ یورپ کا ایک بڑا حصہ لوتھر کے بعد بھی پاپائیت کا حلقہ بگوش رہا۔ لیکن لوتھر کی کامیابی یہ تھی کہ نہ صرف اس نے ایسے لوگوں کو پاپائیت سے توڑ لیا جو اس کے پیرو ہو گئے۔ بلکہ ان کو بھی جو اس کے نئے دین کے قائل نہ ہو سکے۔ انہوں نے بھی انحراف کا راستہ اختیار کیا۔ اس انحراف اور بغاوت کا بیج ان کے دلوں میں بھی لوتھر نے بویا۔ رومن کلیسا سے بغاوت کی حد تک وہ لوتھر کے ساتھی رہے۔ لیکن جب دین و مذہب کی تشکیل کا وقت آیا تو انہوں نے اپنے اپنے جداگانہ کلیسا بنائے۔

فرانس، انگلستان، اسکاٹ لینڈ، سوئٹزرلینڈ میں بھی اصلاح کا خوب چرچا ہوا۔ یہاں بھی باغی اور

اصلاح یافتہ کلیسا وجود میں آئے۔ اگرچہ یہاں دوسرے مصلحین کی پیروی اختیار کی گئی۔ لیکن ان کی بغاوت اور اصلاح کی خواہش میں لوتھر کی مہم آرائی کو بڑا دخل ہے۔ اسی نے ابتداءً ان کو جگایا تھا گو بعد میں انہوں نے اپنا علیحدہ علیحدہ راستہ اختیار کر لیا۔

بادی النظر میں یہ بات زیادہ معقول اور قرین قیاس نظر آتی ہے کہ سولھویں صدی میں جن مصلحین نے پاپائیت کے خلاف علم بغاوت کیا وہ آپس میں متحد ہو کر ایک مشترکہ اصلاح یافتہ کلیسا کو تو یہ سب مٹانے کے درپے تھے مگر جب نئے دین اور نئے عقائد کی صورت گری کا مسئلہ سامنے آیا تو ان میں سے ہر ایک نے جداگانہ راستہ اختیار کیا۔ وہ عقائد میں اور مذہب کے بنیادی مسائل میں ایک دوسرے سے متفق نہ ہو سکے۔ زیورچ اور برن میں جب جب زونگلی نے اصلاح کا بیڑہ اٹھایا تو نوعیت کار کے مشترک ہونے کے باوجود اس نے لوتھر کی تعلیمات کو ماننے سے انکار کیا اسی طرح کالون بھی لوتھر کو ایک گم کردہ مجاہد سمجھتا تھا اور شاید لوتھری تعلیمات سے اتنا ہی متنفر اور بیزار تھا جتنا کہ پاپائی کلیسا سے۔ ان اختلافات کا نتیجہ یہ ہوا کہ اصلاح مذہب کی تحریکات تین بڑے دھاروں میں بٹ گئی۔ لوتھر اور کالون کے کلیسا تو دیرپا اور استوار ثابت ہوئے لیکن زونگلی کی تحریک سوئزرستان کے چند کینٹنوں (CANTONS) میں مقید ہو کر رہ گئی اور اس کو وہ مقبولیت حاصل نہ ہو سکی جو اول الذکر دو تحریکوں کے لئے مقدر ہو چکی تھی۔

زونگلی | زونگلی ایک پر جوش مصلح تھا۔ اس کی خواہش یہ تھی کہ سوئیزرستان کے تمام کینٹن (CANTON) ایک متحدہ پروٹسٹنٹ کلیسا کے پیرو ہو جائیں۔ وہ ایک ایسا سماج وجود میں لانا چاہتا تھا۔ جو انجیل کی تعلیمات کو اپنے لئے مشعل ہدایت بنائے۔ ابتداء میں اس نے اپنا جہاد پوپ کے معافی ناموں (INLULGENCES) پر حملوں سے شروع کیا۔ اس میں اس کو خاصی کامیابی ہوئی۔ لوگوں میں اس کے نئے پیام کے لئے ایک مثبت ردعمل شروع ہوا۔ اصلاح کلیسا کے سلسلہ میں جب اس کے خیالات نے ایک ٹھوس اور واضح شکل اختیار کی تو اس نے محسوس کیا کہ وہ لوتھر کے عقائد کی پیروی نہیں کر سکتا۔ دین اور مذہب کے بعض بنیادی مسائل پر اس نے لوتھر کے خیالات سے سخت اختلاف کیا۔ ایک بنیادی مسئلہ جس میں زونگلی کو لوتھر سے اختلاف تھا وہ عشائے ربانی (EUCHARIST) کے نظریئے سے متعلق تھا۔ لوتھر اس بارے میں کیتھولکوں کے اس عقیدہ کو نہیں مانتا تھا کہ "عشائے ربانی" کی رسم کے وقت شراب اور روٹی، دونوں حضرت مسیح کے خون اور گوشت میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ وہ کہتا تھا کہ شے کی اصلیت اور ماہیت تو نہیں بدلتی۔ البتہ وہ تقدیس و برکات کی حامل ہو جاتی ہے۔ بالکل اسی طرح جیسے تپتے ہوئے لوہے میں آگ یا تپش سرایت کر جاتی ہے اور وہ سرخ انگارہ ہو جاتا ہے۔ زونگلی نے بھی اس عقیدہ کو ماننے سے انکار کیا۔ وہ عشائے ربانی کی رسم کو کسی تقدیس یا الوہیت

کا قائل نہیں سمجھتا تھا۔ وہ کہتا تھا کہ اس عبادت کو محض بطور ایک یادگار کے انجام دینا چاہیئے۔ اس کے مافوق الفطرت اثرات کا وہ منکر تھا۔ کلیسا کے نظم حکومت کے بارے میں بھی اسے لوتھر سے اختلاف تھا۔ وہ کلیسا کے حکومت کے ڈھانچے کو جمہوری شکل دینے کا حامی تھا۔ غرض ان اختلافات کی وجہ سے دونوں مصلحین ایک دوسرے کے قریب نہ آ سکے۔ اور کوئی متحدہ تحریک وجود میں نہ آ سکی۔ ۱۵۱۸ء کو زونگلی نے اصلاحی تحریک شروع کی تھی۔ زیورخ اور برن اس تحریک کے زبردست گڑھ تھے۔ لیکن مشرق کے پانچ اضلاع میں مزاحمت کے آثار پائے جاتے تھے۔ زونگلی نے بزور شمشیر ان کو اپنے مذہب کے لیے مسخر کرنا چاہا مگر وہ ۱۵۳۱ء کی جنگ میں مارا گیا۔ اس کی تعلیمات پر عمل پیرا رہے لیکن مشرق کے اضلاع جن کی آبادی جرمن نژاد تھی اپنے آبائی مذہب پر لوٹ آئے۔ زونگلی کی بے وقت موت نے اس کی تحریک کا گلا گھونٹ دیا۔

<u>کالون</u> | اصلاحی تحریک کا ایک اور عظیم رہنما کالون تھا۔ یہ لوتھر سے عمر میں بہت چھوٹا تھا۔ ۱۵۰۹ء میں پکارڈی (PICARDY) میں پیدا ہوا۔ بمشکل ۲۷ سال کا ہوگا کہ اس عہد کی اصلاحی تحریکات کے ڈنگل میں کود پڑا۔ ۱۵۶۴ء تک شب و روز اپنے عقائد اور اپنے دین کی تبلیغ کرتا رہا۔ وہ اپنے انتہائی عروج کے زمانے میں یورپ میں لوتھر کا ہمسر اور ہم پلہ مانا جانے لگا تھا۔ بلکہ حق تو یہ ہے کہ پروٹسٹنٹ دنیا میں اسے وہ مقام اور وہ درجہ حاصل ہوا جو شاید لوتھر کو بھی نصیب نہ ہو سکا۔ وہ اپنے مذہب کی حد تک آمر مطلق تھا۔ اس کو پروٹسٹنٹ دنیا کا پوپ کہنا کچھ بے جا نہ ہوگا۔ جب تک زندہ رہا جنیوا جو اس کا مستقر تھا اس کے پیرؤوں اور اصلاح پسندوں کا گڑھ بنا رہا۔

کالون نے ایک ایسے خاندان میں جنم لیا جو ایک خوشحال متوسط طبقہ سے تعلق رکھتا تھا۔ اس کے گھر والوں نے اسے پادری بنانا چاہا۔ چنانچہ اسی منزل کو پیش نظر رکھ کر اس کی تعلیم کا انتظام کیا گیا۔ مگر اس مذہبی تعلیم سے وہ بہت جلد اکتا گیا۔ پادری بننے کے خیال کو ترک کر کے وہ آرلیانس (ORLEANS) چلا گیا۔ اولاً یہاں اور پھر اس کے بعد بورژے (BOURGES) کی درسگاہوں میں اس نے قانون کی تحصیل کرنی شروع کی۔ یہاں اس نے یکایک اپنے اندر ایک تبدیلی محسوس کی۔ وہ خود لکھتا ہے کہ:-

"اچانک میرے عقائد میں ایک انقلاب آیا اور میں پروٹسٹنٹ کلیسا کا حامی اور پیرو بن گیا۔"

یہیں سے اس کی تبلیغی زندگی شروع ہوتی ہے۔ وہ نہ صرف نہایت ذہین اور بلا کا تیز آدمی تھا بلکہ اپنے گہرے مطالعہ کی وجہ سے اپنے زمانے کے بڑے سے بڑے عالم سے ٹکر لینے کے قابل تھا۔ اگرچہ وہ نوجوان تھا لیکن اپنے تبحر علمی کی وجہ سے کافی مشہور ہو چکا تھا۔ اسی زمانے میں اس نے سینکا (SENECA) کی مشہور کتاب (DECLEMENTIA) ڈکلیمنشیا کی شرح لکھی۔ فرانس میں اس وقت اصلاحِ کلیسا کے حامیوں

کے لئے فضا سازگار نہیں تھی۔ مخالف رومن کیتھولک تحریکوں کو سختی سے کچلا جا رہا تھا۔ کالون نے اسی لئے چپکے سے پیرس چھوڑ دیا۔ اور باسل چلا گیا۔ یہاں اس نے ۱۵۳۶ء میں اپنی مشہور کتاب "مسیحی مذہب کے بنیادی اصول" لکھی۔ اس کتاب کی اشاعت نے اس کی شہرت دوبالا کر دی۔ اصلاحِ کلیسا کے افق پر ایک اور روشن ستارہ طلوع ہوتا نظر آیا۔ باسل میں مختصر قیام کے بعد کالون جنیوا آیا۔ ویسے کہنے کو تو شہر شہنشاہیت روما کی عملداری میں تھا۔ مگر اس وقت یہاں اقتدار کے لئے ڈیوک آف سوائے اور جنیوا کے اسقف کے درمیان لڑائی جاری تھی۔ کم و بیش تیس سال تک یہ خانہ جنگی جاری رہی۔ بالآخر جنیوا کے جری اور من چلے شہریوں نے ان دونوں کو نکال باہر کیا۔ اور جنیوا کو ایک ری پبلک صورت دے دی۔

ان کی حالیہ جنگ آزادی میں برن اور فرابرگ کے باشندوں نے ان کی بہت مدد کی تھی اور یہ علاقے جیسا کہ بتایا جا چکا ہے پروٹسٹنٹ مذہب اختیار کر چکے تھے۔ پروٹسٹنٹ تحریک یہیں سے جنیوا میں داخل ہوئی اور اہلِ جنیوا نے اپنے پروٹسٹنٹ ہونے کا اعلان کر دیا۔ عین اسی زمانے میں کالون کا جنیوا میں ورود ہوا۔ لوگوں نے اس کو ہاتھوں ہاتھ لیا اور اسے مجبور کیا کہ وہ جنیوا کو اپنا وطن بنائے اور جس کلیسا کی وہ داغ بیل رہا تھا اس کی تعمیر و تاسیس کا کام یہیں سے جاری رکھے۔ کالون نے یہ دعوت قبول کر لی۔ اگرچہ دو سال بعد ۱۵۳۸ء بعض ناموافق حالات کی وجہ سے اسے شہر بدر کیا گیا تھا۔ مگر پھر تھوڑے ہی وقفہ کے بعد وہ دوبارہ جنیوا لوٹ آیا۔ اور ایسا آیا کہ یہیں کا ہو رہا اور یہیں پیوند خاک ہوا۔ کالون کے طویل قیام نے اس شہر کو (کالوینی) پروٹسٹنٹ کلیسا کا روم بنا دیا۔

کالون ایک عجیب و غریب آدمی تھا۔ اس کی زندگی نہایت سادہ اور ہر قسم کے عیش و تنعم کے تصور سے کوسوں دور تھی۔ بلکہ کہنا چاہئے کہ یہ سادگی، زہد و تقویٰ، قناعت اور فقر کی مبالغہ آمیز سختیوں سے رچی ہوئی تھی۔ وہ اپنے پیروؤں میں سخت ڈسپلن پیدا کرنا چاہتا تھا۔ اس ڈسپلن میں اتنی شدت پیدا کی کہ زندگی کی لطافتوں، خوشیوں اور راحتوں کو عملاً معدوم کر دیا۔ اور ایک ایسا سماج اور معاشرہ وجود میں لایا جو اپنی خشک مزاجی اور بے کیفی کے لئے یورپ بھر میں مشہور ہو گیا۔ کالون نے اپنے مذہب میں احتساب کو دخیل کر دیا تھا۔ یہ احتساب بھی اتنا سخت تھا کہ رومن کلیسا کی انکویزیشن کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ چھوٹی چھوٹی لغزشوں کی بازپرس ہوتی تھی۔ اور زندگی کی بہت سی دلچسپیاں کھیل کود، ناچ گانے سیر و شکار ممنوع قرار دئے گئے تھے کالون کے پیروؤں کا خدا انتہائی بے رحم اور انتقام پسند تھا۔

کالون نے عقبیٰ کی سزاؤں کے خوف سے ایک سہما ہوا لیکن انتہائی کارکردہ کٹر راسخ العقیدہ بے رحم اور درشت معاشرہ وجود میں لایا۔ وہ نیکیوں کے کسی صلہ اور معاوضہ کے لئے نہیں بلکہ ان کو فرضِ عین سمجھ کر ان پر

عمل پیرا ہونے کی تلقین کرتا تھا۔ اس معاملہ میں اس کا تصورِ حیات ان قدیم فلسفیوں کی مانند تھا جو اسٹوئکس (STOICS) کہلاتے ہیں۔ رحم، عفو و درگذر کا اس کے پاس کوئی گذر نہیں اس نے سروٹیس (SERVETUS) کو زندہ جلانے کا حکم دیا۔ سروٹیس خود ایک مجاہد اور اصلاحِ کلیسا کا بڑا حامی تھا۔ اس نے پاپائیت کے خوف سے جنیوا میں پناہ لی تھی۔ مگر جب معلوم ہوا کہ بعض عقائد میں وہ کالون کا ہم خیال نہیں تو اسے زندہ جلانے میں کالون کو کوئی باک نہ ہوا۔ جنیوا کو اس نے ایک ری پبلک بنا دیا۔ اس ری پبلک میں صرف اسی کا حکم چلتا۔ اور صرف اسی کی پیروی کی جاتی تھی۔ وہ چاہتا تھا کہ اپنے پیروؤں کو قرونِ اولیٰ کے مسیحیوں کے رنگ میں رنگ دے اور جو لوگ عقیدے، عمل اور اتباع میں کمزور پائے جائیں انہیں کلیسا اور اصطباغ (COMMUNION TABLE) کی برکتوں سے محروم کر دیا جائے۔

کالون نے اپنی تعلیمات کی بنیاد صرف انجیل پر رکھی۔ انجیل کے باہر وہ ہر چیز سے صرفِ نظر کرتا رہا۔ لوتھر کی طرح اس نے بھی انجیل کا ترجمہ کیا۔ قدرتی طور پر اس کی تعلیمات میں لوتھر اور زونگلی کی تعلیمات کا رنگ جھلکتا ہے مگر یہ مشابہت اور مماثلت بہت سرسری ہے۔ انتہائی نازک اور بنیادی عقائد میں ان سبھوں نے اپنا علیحدہ علیحدہ راستہ اختیار کیا۔ اس کی ایک مثال رسم عشائے ربانی (اصطباغ) کی ہے جس کا اس سے پہلے ذکر کیا جا چکا ہے۔ اس بارے میں لوتھر اور زونگلی میں جو اختلاف تھا وہ واضح کر دیا گیا۔ کالون نے اس نازک عقیدے میں اپنی ایک الگ راہ نکالی۔ اس نے نہ تو لوتھر کی توضیح تسلیم کی اور نہ زونگلی کے خیالات سے اتفاق کیا۔ وہ کہتا ہے کہ رسم عبادت کو (زونگلی کی طرح) محض ایک یادگار سمجھنا سخت غلطی ہے۔ اس کا خیال تھا کہ روٹی اور شراب میں تو تقدس کا کوئی عنصر داخل نہیں ہوتا جیسا کہ لوتھر نے کہا تھا۔ البتہ یہ رسم (اصطباغ) حصولِ الوہیت کے لئے ازبس ضروری ہے۔ یہ اور اس قسم کے بنیادی اختلافات نے تحریکِ اصلاح کو علیحدہ علیحدہ مکاتبِ خیال میں بانٹ دیا اور ہر مکتبِ خیال کے بانی نے اپنا علیحدہ کلیسا قائم کیا۔ اسی وجہ سے پروٹسٹنٹ تحریکیں متحد نہ ہو سکیں۔ ان کے اختلافات نے اگر ایک طرف مجموعی حیثیت سے تحریکِ اصلاح کو کمزور کر دیا تو دوسری طرف اس سے رومن کلیسا اور پاپائیت کو اپنے بچاؤ کے لئے اچھے ہتھیار ہاتھ آئے۔ اور وہ ان اصلاحی تحریکوں کا "تابڑ توڑ جواب دینے کے قابل ہو سکے۔

کالون نے کلیسا کو حکومت سے آزاد رکھا۔ وہ کلیسا کو حکومتِ وقت کا ایک ماتحت شعبہ بنانا نہیں چاہتا تھا۔ جیسا کہ اصلاح کے بعد انگلستان میں اور لوتھر کی تحریک کے نتیجہ میں جرمنی میں ہوا وہ مملکت اور کلیسا کو ایک دوسرے سے جدا رکھنا چاہتا تھا۔ کلیسا کے نظم و نسق میں اس نے پادریوں کے ساتھ "کاسبین" کو بھی شریک رکھا۔ کلیسا کی اعلیٰ ترین کونسل چھ پادری اور بارہ "کاسبوں" پر مشتمل ہوتی تھی۔ اس کونسل کو امورِ مذہبی

کی نظامت اعلیٰ سمجھنا چاہئے۔ کلیسائی اور غیر کلیسائی افراد کی یکجائی سے مذہبی معاملات میں عوام کی راست شرکت اور تعاون کا ایک مفید ذریعہ ہاتھ آیا۔ اس کی وجہ سے کالونی مذہب کی سوتیں کبھی خشک نہ ہو سکیں۔ معاشرہ کی تمام سطحوں سے کلیسا کی آبیاری ہوتی رہی۔ نیز اس بات کا بھی انتظام کیا گیا تھا کہ ہر سطح پر جو کونسلیں قائم کی جائیں وہ منتخبہ ہوں۔ اس انتخابی عنصر نے کالون کے کلیسا کو جمہوریت پسند بنا دیا۔ کالون کے کلیسا کی یہ وہ خصوصیات ہیں جو اس کو کمزور اور تنزل پذیر ہونے سے بچاتی رہیں۔ عوام سے اس کی قربت اور اس کے ارتباط نے اس مذہب کو سولھویں اور سترھویں صدی میں ایسی جاں بخش طاقت عطا کی جو لوتھر کے مذہب کو حاصل نہیں ہوئی۔ لوتھرین کلیسا لوتھر کے مرنے کے بعد کمزوری اور اندرونی خلفشار کا شکار ہو گیا۔ کالون کے مذہب کی سخت گیری، درشتی، بے رحمی مجنونانہ تنگ نظری اور خون آشامی سب پر عیاں ہے۔ مگر ان مسلّمہ نقائص کے باوجود اس مذہب نے یورپ کی زبردست اخلاقی خدمت انجام دی ہے۔ اس نے یورپی معاشرہ کو جہاں جہاں اس کو پھیلنے کا موقع ملا حق و صداقت کے لئے سینہ سپر ہو جانے کا درس پڑھایا۔ اس مذہب کے پیرؤوں کی جاں بازی اور ایثار کا ہی یہ نتیجہ تھا کہ فرانس جیسے کٹر رومن کیتھولک ملک میں پروٹسٹنٹ تحریک زندہ اور باقی رہ سکی۔ یہ کالون کے ہی پیرو تھے جنہوں نے نیدرلینڈس میں ولندیزی ری پبلک قائم کی۔ اسکاٹ لینڈ کو پوپ کے چنگل سے آزاد کیا۔ انگلستان کے پیورٹن انقلاب کا باعث ہوئے۔ اور جرمنی اور سوئٹزرلینڈ میں بھی جو علی الترتیب لوتھر اور زونگلی کی تعلیمات کا گڑھ رہ چکے تھے اپنے لئے جگہ پیدا کی۔ اس تحریک میں نہ صرف یورپ متاثر ہوا بلکہ نئی دنیا میں بھی اس نے ایک طاقت ور موقف پیدا کر لیا۔ مے فلور (MAY FLOWER) کے جہاز سے (۱۶۲۱) جو لوگ امریکہ گئے۔ وہ اپنے ساتھ کالون کی تعلیمات لے گئے۔ نیو انگلینڈ کی نوآبادیات میں مذہب اور اخلاق کی جو بنیادیں رکھی گئیں وہ تمام تر کالونی تصورات کی رہین منت ہیں۔

انیسویں صدی تک ان نوآبادیات کی سیاسی، سماجی اور مذہبی زندگی میں اس مذہب کے نمایاں اثرات نظر آتے ہیں۔ ان نئے معاشروں میں کالون کا تصور حیات، تصور مذہب اور تصور تحقیق رچا ہوا نظر آتا ہے۔

اورینٹ پروسیس
چوک داتا صاحب ○ راوی روڈ۔ لاہور
تشریف لائیے
آفسٹ۔ نیگیٹو۔ پازیٹو۔ لائن۔ ہاف ٹون
ٹرائی کلر۔ بلاک۔ سنیما سلائیڈ اور بلاک
آفسٹ پرنٹنگ کے لیے